# "اسلامیات"

# "Assignment"

## اسلام سے کیا مراد ہے؟ اسلام کی نمایاں خصوصیات بیان کریں۔

### • اسلام کے لغوی معنی:-

اسلام "عربی" زبان کا لفظ ہے۔ لفظ "سلم" سے نکلا ہے۔ "قلبِ سلیم" (اللہ کا ذکر کرتے ہوئے دل کو سکون حاصل ہونا)، امن، اللہ کے سپرد کر دینا۔ ایک مسلمان جب اللہ کی اطاعت کرتا ہے وہ "اسلام" کہلاتا ہے۔

### • اصطلاحی معنی:-

اسلام کے دو اصطلاحی معنی ہیں

1. اللہ کی اطاعت کرتے ہوئے امن میں داخل ہونا (اللہ کا ہر حکم ہمیں امن کی جانب لے کر جاتا ہے)
2. جب انسان اپنی خواہشات کو اللہ کے تابع کر دے یہی اسلام کہلاتا ہے۔

**حضور اکرمؐ نے فرمایا:**

اسلام دو چیزوں کے مجموعہ کا نام ہے۔

1. اللہ اور اُس کے رسول کی گواہی دینا
2. ارکانِ اسلام پر عمل کرنا۔

مندرجہ ذیل ارکانِ اسلام پانچ ہیں:-

کلمہ طیبہ، نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج

**حضور اکرمؐ نے فرمایا:**

ایک مومن اور کافر کے درمیان فرق کرنے والی

"چیز" نماز" ہے۔

ڈاکٹر حمید اللہ نے کہا:

اسلام ایک توحید پرست دین ہے جو نبی اکرم کے ذریعے ہم تک پہنچا

امام غزالی نے کہا:

اسلام دو چیزوں کا مجموعہ ہے

1 حقوق اللہ 2 حقوق العباد

صدر الدین اصلاحی نے کہا:

اسلام دو چیزوں کا مجموعہ ہے

1 عقائد 2 عبادات

- اسلام ایک عالمگیر (عالمگیر) دین کا نام ہے۔

1. اسلام ہمیں زندگی کے ہر حوالے سے ہدایت فراہم کرتا ہے

2. اللہ نے اسلام کو وقت کی قید سے آزاد کر دیا ہے۔ قرآن کو بھی وقت کی قید سے آزاد کیا ہے۔ اسلام تاقیامت کیلئے آیا ہے

3. پہلے کچھ مذاہب ایسے بھی تھے جو مخصوص علاقے کیلئے تھے مگر اسلام کسی مخصوص علاقے یا قوم کے لئے نہیں ہے۔ یہ تمام عالم انسانیت کے لئے راہنمائی ہے۔

یہ پوری عالم انسانیت کے لئے ایک بہترین ضابطہ حیات ہے۔

"قرآن کا موضوع انسان ہے"

[سورۃ المائدہ 5:32]

"ایک انسان کا قتل پوری انسانیت کا قتل ہے گویا جس نے ایک انسان کو بچایا اس نے پوری انسانیت کو بچایا"۔

اسلام کی نمایاں خصوصیات مندرجہ ذیل ہیں:

1. اسلام کا تصورِ توحید
2. عقیدہ رسالت
3. مکمل ضابطہ حیات
4. اسلام اور انسانیت
5. انفرادیت اور اجتماعیت
6. انسانیت کی فلاح و بہبود
7. صدقہ و خیرات کرنا
8. طبی سہولیات کی فراہمی
9. حقوق العباد
10. جانوروں کے حقوق
11. ماحولیاتی حقوق
12. یتیم خانوں کا قیام

## 1. اسلام کا تصورِ توحید:-

اسلام میں خدا کی ذات کا جو تصور ہے وہ اور کسی مذہب میں نہیں پایا جاتا۔ یہ کلمہ کا پہلا حصہ ہے۔ (سورۃ اخلاص ۵)

"اللہ ایک ہے اللہ بے نیاز ہے۔ نہ اللہ کسی کی اولاد ہے نہ آگے اللہ کی کوئی اولاد ہے"

عقیدہ توحید اسلام میں مرکزی حیثیت رکھتا ہے۔ تمام عبادات اللہ کے لئے ہیں۔ اس دنیا کے سارے نظام اللہ کی ذات کے مطابق چلتے ہیں۔ مثلاً ہمارا سیاسی نظام، سماجی نظام، دنیاوی، دینی، معاشی ہر طرح کا نظام اللہ کے بنائے ہوئے اصولوں کے مطابق چلتا ہے۔ اس کائنات کا ایک ایک ذرہ اللہ کی اطاعت کرتا ہے اسی کے حکم کی تکمیل کرتا ہے۔

توحید اسلام کا پہلا سبق ہے۔

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:

"اسلام ایک قلعہ کی مانند ہے اور اس قلعے میں داخل ہونے کا دروازہ توحید ہے"

مسلمان ہونے کیلئے عقیدہ توحید کو ماننا اس کا اقرار کرنا

ضروری ہے۔ اللہ کی واحدانیت کا ماننا ہی عقیدہ توحید ہے

## 2۔ عقیدہ رسالت :۔

یہ کلمہ کا دوسرا حصہ ہے۔ ختم نبوت کا اقرار کرنا بھی ضروری ہے۔ عقیدہ رسالت کو ماننا، حضور اکرمؐ کی سنت پر عمل پیرا ہونا جتنا اہم ہے اتنا ہی ان ختم نبوت کو ماننا بھی ضروری ہے کہ حضور اکرمؐ ہمارے آخری نبی ہیں۔ ان کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ قرآن پاک آخری کتاب ہے جو آپؐ پر نازل کی گئی ہے اس سب کا اقرار کرنا عقیدہ رسالت کہلاتا ہے۔

عقیدہ رسالت کو سورۃ احزاب کی آیت نمبر (30:40) میں بھی بیان کیا گیا ہے۔

"محمدؐ تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں اور اللہ کے آخری نبی ہیں"

ہمیں حضور اکرمؐ کی زندگی کو اپنے لیے بہترین مثال بنانا چاہیئے۔ ان کے احکامات اور ان کی سنتوں پر عمل کرنا چاہیئے۔

- **ہمارا طرز حیات کیا ہونا چاہیئے؟**

رسولؐ پر ایمان لانے سے پتہ چلتا ہے کہ زندگی کیسے بسر کرنی ہے۔

حضور اکرمؐ نے فرمایا :۔

"بے شک مجھے انسانیت کی جانب ایک معلم بنا کر بھیجا گیا ہے"

جن پر ہم ہمارے لئے اسلام میں قانون کا درجہ رکھتے ہیں۔ ان کی زندگی ہمارے لئے ایک بہترین مثال ہے۔

سورۃ نجم کی آیت میں بیان کیا گیا ہے :۔

"نبیؐ کبھی خود سے بات نہیں کرتا۔ وہی بات کرتا ہے جس کا اسے حکم دیا جاتا ہے" (53:3-4)

صراطِ مستقیم پر چلنے کیلئے بھی حضور اکرمؐ کی طرف دیکھنا پڑتا ہے۔
اللہ نے زیادہ دم دورِ نماز پر دیا ہے۔

اللہ کا فرمان ہے:

"نماز قائم کرو"

نماز کیلئے بھی ہمیں حضور اکرمؐ کی سنت پر عمل کرنا چاہیئے۔
اُن کے طرزِ عمل پر چلنا چاہیئے۔
حضور اکرمؐ کو چلتا پھرتا قرآن بھی کہا جاتا ہے۔

## 3. مکمل ضابطہ حیات ہے

اسلام ہمیں ہر حوالے سے راہنمائی فراہم کرتا ہے۔ ہمیں انفرادی زندگی میں بھی راہنمائی فراہم کرتا ہے۔ ایک بچے کی پیدائش سے لے کر اُس کی پرورش کردار سازی تک اسلام ہمیں ہدایت فراہم کرتا ہے۔ اسلام کے بتائے ہوئے احکامات پر چل کر ہم اپنی زندگی باآسانی بسر کر سکتے ہیں۔ جب ایک بچہ پیدا ہوتا ہے تو اُس کے کان میں اذان دی جاتی ہے تاکہ اُسکو یہ پتہ چل سکے کہ وہ ایک مسلمان گھرانے میں پیدا ہوا ہے۔ اُس کے سات دن کے اندر عقیقہ کیا جاتا ہے۔ سات دن کے بعد وہ صدقہ بن جاتا ہے اس لئے عقیقہ سات دن کے اندر کر لینا چاہیئے۔ بچے کی پیدائش سے لے کر اُس کی پرورش تک اسلام ہمیں ہدایت دیتا ہے۔ اسلامی احکامات کے مطابق اُس کی پرورش کی جاتی ہے اُس کی کردار سازی کی جاتی ہے۔ اُس کو ایک اچھا انسان بنانے میں اسلام اور تعلیم اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ تعلیم حاصل کرنا بھی بہت ضروری قرار دیا گیا ہے۔ اسلام میں تعلیم پر بہت زور دیا گیا ہے۔

"تعلیم حاصل کرو خواہ تمہیں چین جانا پڑے"

"تعلیم حاصل کرنا ہر مرد اور عورت پر فرض ہے"
اسلام ہمیں رزقِ حلال کمانے میں بھی راہنمائی فراہم کرتا ہے
"حصولِ رزقِ حلال بھی عبادت ہے"
اسلام ہمیں خاندانی زندگی میں بھی مکمل راہنمائی فراہم کرتا ہے
میاں بیوی کے حقوق و فرائض ، والدین اور اولاد کے
حقوق و فرائض ہر طرح سے اسلام ایک ضابطہ حیات ہے
اسلام اجتماعی زندگی میں بھی مکمل راہنمائی دیتا ہے
سماجی زندگی ، سیاسی نظام ، معاشی نظام ، عدالتی نظام (انصاف)
بین الاقوامی معاملات ان سب میں بھی اسلام راہنمائی فراہم
کرتا ہے۔ اسی لئے اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے

## ۶. اسلام اور انسانیت :-

دنیا کا سب سے بڑا مذہب انسانیت
ہے۔ ایک انسان کے اندر کچھ خوبیاں ہوتی ہیں جو اسے انسانیت
کے قریب لے جاتی ہیں۔ تمام لوگوں سے محبت کرنا ، خیال رکھنا
برداشت کرنا ، تحمل / صبر ، ہمدردی ، خیرخواہی ان سب سے
انسان ایک دوسرے کا احساس کرتا ہے اُس میں انسانیت پیدا ہوتی
ہے۔ بندوں کے حقوق ، ماحولیاتی تحفظ ، جانوروں کے حقوق
ان سب کو پورا کرنا ہی اصل انسانیت ہے
اسلام میں انسانیت کا تصور قائم کیا گیا ہے۔ انسان کی اعلیٰ
کردار سازی کرنا۔ سورۃ الحجرات اور سورۃ الممائدۃ میں
بیان کیا گیا ہے۔
"غیبت کرنا چغلی کرنا ایسے ہے جیسے اپنے مردہ بہن یا بھائی
کا گوشت کھانا"
اسلام اعلیٰ اخلاق کی تکمیل کرتا ہے۔ انسانوں میں انسانیت
پیدا کرتا ہے

## 5 انفرادیت اور اجتماعیت :-

اسلام کی ایک اور اہم خصوصیت
یہ ہے کہ وہ اجتماعیت اور انفرادیت کے درمیان برابر توازن
قائم رکھتا ہے۔ ہر انسان کے بنیادی حقوق کی ضمانت
دیتا ہے۔ ان کی شخصیت کے نشوونما کے مواقع فراہم کرتا
ہے۔ اور اس خیال کی شدت سے مخالفت کرتا ہے کہ افراد
کی شخصیت اجتماعیت یا ریاست میں گم ہو۔

سورۃ الزلزال میں بیان کیا گیا ہے کہ
"اور جس نے ذرہ برابر بھی نیکی کی تو وہ اسے اپنی نگاہوں
کے سامنے پائے گا اور جس نے ذرہ برابر بھی برائی کی تو وہ
اسے بھی دیکھے گا"

## 6 انسانیت کی فلاح و بہبود :-

ڈاکٹر وسیع اللہ محمد عباس کی کتاب جامعۃ العظیم میں
بتایا گیا ہے کہ اسلام کی اہم خصوصیات میں سے ایک صدقہ
جاریہ کے کام کرنا بھی ہے۔ صدقہ خیرات کرنا انسانیت ہے۔
انسانیت کی فلاح کے لئے اُن کی مدد کرنا انسانیت کا
ثبوت دیتا ہے۔

"انسان اپنی کمائی ہوئی دولت بغیر کسی مطلب کے
دوسروں پر خرچ کر دے یہی اصل انسانیت ہے" (2:177)
(سورۃ البقرہ 2:177)

## 7 صدقہ و خیرات :-

"یہ مسلمان تو وہ ہے جو دولت کو خرچ کرتے ہیں بجائے
اسکے کہ وہ دولت سے محبت کریں"

زکوٰۃ دینا ہر ایک پر فرض ہے۔ صدقات اسلام میں
سب سے بڑی عبادات ہیں۔

حکومت کو یہ حق ہے کہ زبردستی بھی زکوٰۃ لوگوں سے
وصول کرے۔

صدقہ کی رقم بھی بھی مسجد پر خرچ نہیں ہو سکتی۔ زکوٰۃ محمدؐ اور آلِ محمدؐ کو بھی نہیں دے سکتے۔ زکوٰۃ پر سب سے پہلا حق رشتہ داروں کا ہوتا ہے۔ دوسرا حق ہمسایوں کا اور پھر اس کے بعد ریاست کو زکوٰۃ دینی چاہیے۔
جو لوگ مفلس ہوں اُن کو زکوٰۃ دینی چاہیے تاکہ وہ بھی عام انسانوں کی طرح زندگی خوشی سے گزار سکیں۔

## 9. طبی سہولیات کی فراہمی:-

" طبی سہولیات کی فراہمی ہی اصل انسانیت ہے۔"

حدیث قدسی ہے:-

"اللہ تعالیٰ اُس انسان سے بھی ناراضگی کا اظہار کرتے ہیں جو بیمار کی عیادت کو نہیں جاتا"

حدیث قدسی اللہ کے الفاظ ہوتے ہیں مگر قرآن کا حصہ نہیں ہوتے۔

سورۃ المائدہ میں کہا گیا ہے:-

"ایک انسان کا قتل پوری انسانیت کا قتل ہے جس نے ایک انسان کو بچایا گویا اُس نے پوری انسانیت کو بچایا"

(5:32)

بیمار کی عیادت کرنا اور ادویات فراہم کرنا مشکل وقت میں ساتھ دینا انسانیت ہے۔ مثلاً سوکر طبی سہولیات کی فراہمی کی سب سے بڑی مثال ہیں جہاں لوگوں کو ادویات فراہم کی جاتی ہیں۔

## 9 حقوق العباد :-

اسلام میں انسانوں (بندوں) کے حقوق پر بہت زور دیا گیا ہے۔ حقوق اللہ سے پہلے بندوں کے حقوق کی ادائیگی کی تکمیل کا حکم ہے۔ ہماری وجہ سے بھی کسی دوسرے انسان کا دل نہ دکھے۔

"اللہ بھی تب تک بندے کو معاف نہیں کرتا جب تک بندہ خود بندے کو معاف نہ کرے"

حضور اکرم ﷺ نے خطبہ حجتہ الوداع کے موقع پر فرمایا :-

"کسی گورے کو کالے پر کسی کالے کو گورے پر، کسی عجمی کو عربی پر اور کسی عربی کو عجمی پر کوئی فوقیت حاصل نہیں" اقتباس!

اسلام میں تمام لوگ برابر ہے۔ کوئی کسی سے کم تر نہیں ہے۔

"سب مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں"

حقوق العباد میں رشتہ داروں، ہمسایوں ہر ایک انسان کے حقوق شامل ہیں۔ ان کو پورا کرنا ہی اصل انسانیت ہے۔

## 10 جانوروں کے حقوق :-

اسلام میں اللہ اور بندوں کے حقوق کے ساتھ ساتھ جانوروں تک کے حقوق پر بہت زور دیا گیا ہے۔

اسلام ہمیں احساس سکھاتا ہے، جانوروں سے نرمی سے پیش آنے کا حکم دیتا ہے۔ جانوروں پر بے جا سختی سے منع کرتا ہے۔

ایک دفعہ نبی کریم ﷺ نے ایک انسان کی سرزنش کی اس کا اونٹ پیاسا تھا۔ اس نے اسے پیاسا رکھا جس پر حضور اکرم ﷺ نے اس کی سرزنش کی۔

ایک عورت کو جہنم میں بھیجا کیونکہ اس کی بلی بھوک کی پیاسی مر گئی تھی۔
جانوروں کے ساتھ بھی حسن سلوک کی تلقین کی گئی ہے
گدھے پر زیادہ بوجھ لادنے سے بھی منع کیا گیا ہے۔

## 11:- ماحولیاتی حقوق:-

اسلام ہمیں ماحول کو صاف ستھرا رکھنے کی بھی تلقین کرتا ہے۔ اسلام کی نمایاں خصوصیت میں ماحولیاتی حقوق بھی شامل ہیں۔
نبی کریم ﷺ نے فرمایا:-
"سرسبز درخت لگانا بھی صدقہ جاریہ ہے"
نبی کریم ﷺ نے فرمایا:-
"اگر آپ حالت جنگ میں بھی ہیں تو سرسبز درختوں کو کاٹنے سے اجتناب کریں (گریز کریں)"
"اگر بہتے دریا کے کنارے بھی بیٹھے ہیں تو بھی پانی کا قطرہ بھی ضائع نہ کریں"

ماحول کو صاف ستھرا رکھنا ہمارا فرض ہے۔ اپنے معاشرے کی صاف صفائی ہمارا فریضہ ہے

## 12 یتیم خانوں کا قیام:-

(Dalai Lama) دالائی لاما
نے 2014ء میں انٹرویو دیا جس میں کہا کہ:-
"ہمارے پاس انسانیت کے لیے بہترین مثال نبی کریم ﷺ ہیں"

"حضور اکرم ؐ خود تو یتیم تھے لیکن انہوں نے ایک ریاست مدینہ قائم کی جہاں ہر یتیموں کی کفالت کی جاتی تھی۔"

"اسلام چودہ سو سال سے انسانیت کا علم بردار ہے۔"

اسلام ہمیں یتیموں کے حقوق اور ان کے لیے رہائش کے بندوبست کا بھی حکم دیتا ہے۔ اگر کوئی انسان صاحب استطاعت ہے تو وہ یتیموں کی کفالت کرے ان کے لیے رہائش کا انتظام کرے ان کے فرائض پورے کرے۔ کسی یتیم کی کفالت کرنا سب سے بڑی نیکی ہے۔ اس لیے ملک میں یتیم خانوں کا قیام کیا جاتا ہے۔ سب سے بڑا یتیم خانہ "ایدھی سنٹر" ہے۔ جس نے یتیموں اور لاوارثوں کی مدد کی ان کو سہارا دیا۔ یہ ادارہ عبدالستار ایدھی کے نام سے جانا جاتا ہے۔ اور ان کی وفات کے بعد ان کی بیگم بلقیس نے اس کی دیکھ بھال کی۔ آج بھی یہ ادارہ اسی نام سے منسوب ہے جو یتیموں کا سہارا ہے۔